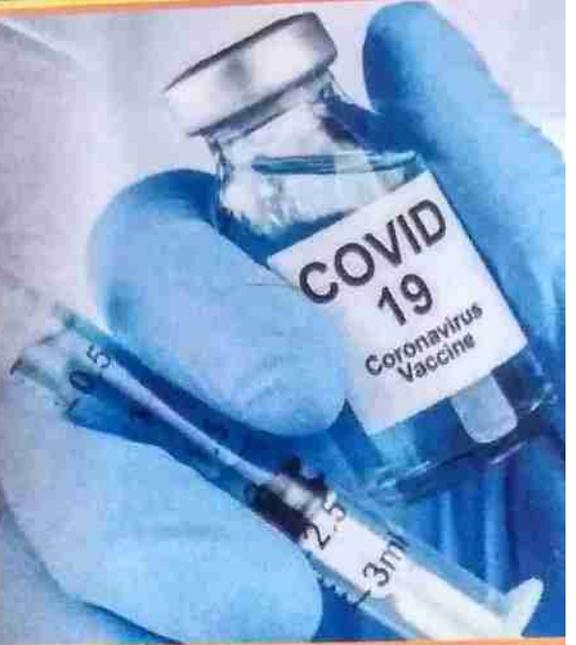


کورونا واپاء پا عالمی سازش

طہ نسیم



NEW WORLD ORDER

کورونا و بایا عالمی سازش

طہ نسیم

ہنری بکس، دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	کورونا وبا یا عالمی سازش
مصنف	:	طہ انیسیم
اشاعت	:	جنوری ۲۰۲۱ء
صفحات	:	40
قیمت	:	Rs. 40/-
ناشر	:	ہنی بکس، ۲۷۹۳۔ پہاڑی بھوجلہ، ترکمان گیٹ، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

ملنے کا پتہ

گائڈنس پبلشرز اینڈ ڈسٹریبیوٹرس

نئی دہلی

موبائل: 9899693655

وبا کے بعد ابن خلدون کا تجزیہ

1347-1348 میں یورپ، شمالی افریقہ اور عرب میں طاعون کی وبا پھیلی جس میں دنیا کی ایک تہائی آبادی ختم ہو گئی تھی۔ اس کے اثرات زندگی کے ہر شعبے پر پڑے تھے۔ ادب، فن، سماجی ڈھانچہ، معاشیات اور دانشورانہ زندگی اس سے بری طرح متاثر ہوئے تھے۔ بیماری اور موت کے سبب شہر خالی ہو گئے تھے۔ شہروں اور دیہات میں مزدور اور کاری گر نظر نہیں آتے تھے، بہت سارے لوگ ہجرت کے لیے مجبور ہو گئے تھے۔ یہ اس دور کا بدترین سانحہ تھا جس نے انسانی زندگی کو درہم برہم کر کے رکھ دیا تھا۔

مزدور اور کسانوں کی کمی کے باعث زمیندار اور کارخانہ دار مزدوروں کو زیادہ اجرت دینے پر مجبور تھے۔ چودھویں صدی کی اس وبا کے دوران عالم اسلام کا عظیم مفکر اور ماہر علم معاشیات و سماجیات ابن خلدون پیدا ہوا تھا۔ وہ 27 مئی 1322 کو پیدا ہوا۔ جب وہ سترہ سال کا تھا تو کافی موت (Black death) نام کا طاعون اس کے علاقے میں بھی پھیل گیا۔ اس کے والدین، رشتے دار اور کئی اساتذہ اس مرض کا شکار ہو گئے۔ اس سانحے نے اس کو سوچنے پر مجبور کر دیا اور کافی سوچ بچار کے بعد اس نے محنت کش کی اہمیت کا معاشی نظریہ تشکیل دیا جس نے دنیا کے تیس اس کا زاویہ نگاہ بدلا۔ اس نے انسانوں کی قلت کے سبب برباد ہونے والے شہروں اور کم آبادی

کے نقصانات پر لکھا۔ انسانی تاریخ میں یہ اتنی بڑی مصیبت سمجھی جاتی ہے کہ لاکھوں انسان اس سے بچنے کے لیے نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ابن خلدون نے تحریر کیا کہ یہ وبا بہت ساری اچھی چیزوں کو نکل گئی۔ جس نے دنیا کو بدل ڈالا۔ دنیا کو سنبھلنے کے لیے 150 سال لگے۔ بیچ بیچ میں یہ وبا کہیں نہ کہیں سراٹھاتی رہی۔ کالی موت سے انسان کی مذہبی، سماجی اور معاشی زندگی متاثر ہوئی۔ پندرہویں صدی تک انگلینڈ میں مزدور اور کاری گر نہیں ملتے تھے۔ اس لیے منہ مانگے داموں پر زمیندار اور فیکٹری کے مالکان انہیں اجرت دیتے تھے جبکہ عام لوگوں کی قوت خرید گھٹ گئی تھی۔ اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں آسمان پر چڑھ گئی تھیں۔ 1350ء تک اناج کی قیمت میں 30 فیصد تک اضافہ ہو گیا تھا۔

ابن خلدون نے محنت کش کی اہمیت پر جو معاشی نظریہ تشکیل دیا تھا اس سے یورپ 1806 میں آگاہ ہوا جب ایک فرانسیسی سلوئیٹر ڈی سیسی نے ابن خلدون کی کتاب کا ترجمہ کیا۔ تعجب ہوتا ہے کہ ابن خلدون کے نظریے (Theory) میں موڈرن اکنومک کے ہر پہلو پر بحث کی گئی ہے جو اس سے کافی بعد میں تشات (1945)، اساوی (1950)، اسپنگر (1964) اور بولا کیا (1971) میں پیش کیے۔

اس نے اپنے المقدمہ میں ایک تہائی حصے میں معاشی حالات پر بحث کی ہے۔ اس نے ایڈم اسمتھ سے تین صدیاں قبل لکھا تھا کہ کسی علم میں مہارت اضافی پیداوار میں کافی اہمیت رکھتی ہے۔ ابن خلدون اپنے دور کا پہلا محقق تھا جس نے مختلف حالات میں انسانی اور سماجی رویے کے بارے میں بڑی مدلل بحث کی۔ اس نے بتایا تھا کہ تمدن کی ترقی اور تنزل کے ساتھ ساتھ معاشی پیداوار چلتی ہے۔ زمانے کی گردش کے ساتھ ساتھ تمدن اپنی انتہا پر پہنچ کر برباد ہو جاتا ہے اور نئے سرے سے پھر شروعات ہوتی ہے۔

وبا سے جان بچا کر بھاگنے والے وبا کو انجانے میں اپنے ساتھ دوسرے علاقوں میں لے گئے لیکن اس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ وہ رقمطراز ہے کہ وبا کے سبب سماج میں ضعیف الاعتقادی پھیلی۔ سخت مصیبت کے سبب لوگوں کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے۔ اس کے سبب قتل، فرائض سے دست برداری، ظلم و ستم، سفاکیت اور بے حسی عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ اس دوران بڑی تعداد میں اموات فاقہ کشی اور مریض کو مناسب علاج نہ ملنے سے ہوتی ہیں۔“

یورپ کا ایک مفکر بیان کرتا ہے کہ ”بڑی تعداد میں اموات اور ان سے خوف کے سبب لوگ تجہیز و تکلیف اور تدفین کی رسومات بھی ترک کر دیتے ہیں اور کسی طرح لاشوں سے چھٹکارہ حاصل کرتے ہیں۔“

اس خوفناک عالمی وبا کے بعد تمدن کی حالت پر ابن خلدون رقم طراز

ہے۔

”انسانوں کے گھٹنے سے تمدن میں کمی واقع ہوئی۔ شہر عمارتیں اور آراضی بے کار کی چیز ہو گئیں آبادیاں اجڑ چکی ہیں۔ خاندانی حکمراں اور قبائل کمزور ہو گئے۔ انسانوں سے آباد دنیا بدل گئی۔ لگتا ہے دنیا تبدیلی کی متمنی تھی جو وقوع پذیر ہو گئی۔“

ابن خلدون کے مطابق ابتداء میں غریب طبقہ اور گنجان آبادی والی بستیاں



وبا کا شکار بنیں۔ اس کے بعد دوسرے علاقوں میں اس نے پاؤں پھیلانے اور اپنے عروج پر پہنچ کر 1350ء میں ختم ہوئی۔ بعض علاقوں میں ایک تہائی آبادی ختم ہو گئی۔ بعض محققین کا

خیال ہے کہ یورپ میں 60 فیصد آبادی ختم ہو گئی تھی۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت معلوم دنیا کی آبادی 450 ملین تھی جو گھٹ کر 350 ملین یا 375 ملین رہ گئی تھی۔

ابن خلدون کو دنیا بابائے عمرانیات (Father of sociology) اور ماہر

معاشیات کے طور پر جانتی ہے۔ اس کی کتاب ”مقدمہ ابن خلدون“ سے یورپی دنیا نے بہت استفادہ کیا ہے۔ ابن خلدون دنیا کے ان اولین دانشوروں میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے انسان کے طرز زندگی، تاریخ، جغرافیہ اور اقتصادی حالات کا سائنسی تجزیہ کیا ہے۔

مذکورہ حالات کی روشنی میں اس وقت دنیا جن حالات سے دوچار ہے اس پر غور کیا جائے تو ابن خلدون کے مشاہدات میں صد فی صد سچائی نظر آتی ہے۔ دنیا بڑی تیزی سے تبدیلی کی جانب گامزن ہے۔ اکتوبر 2019ء چین کے علاقے ووہان سے جو وبا شروع ہوئی تھی اس نے آج تقریباً پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ کیونکہ آج ذرائع آمد و رفت تیز ہیں اس لیے کورونا نام کی یہ وبا تیزی سے پھیلی۔ جب تک دنیا سنبھلتی اس وقت تک دنیا کے بہت بڑے حصے کو یہ متاثر کر چکی تھی۔ لگتا تھا کہ دنیا کی رفتار رک گئی ہے۔ تمدن، معاشی ترقی اور تیز رفتار زندگی پر بربک لگ گیا ہے۔ یہ

کتاب لکھے جانے تک ساڑھے تین کروڑ سے زائد افراد اس بیماری میں مبتلا ہیں اور دس لاکھ سے زیادہ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ دنیا کے وہ ممالک جو اپنی طبی سہولیات کے لیے مشہور تھے وہ بری طرح برباد ہوئے ہیں ان میں اٹلی، اسپین اور امریکہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سارے ممالک اقتصادی طور پر برباد ہوئے ہیں۔ فی الحال اس بیماری کا کوئی موثر ویکسین نہیں بن پایا ہے۔ بعض ماہرین کا دعوا ہے کہ یہ وبا بھی دو سال تک مختلف ممالک میں سر اٹھاتی رہے گی۔ اس نے انسانی فکر، تمدن، رہن سہن اور معاشیات کو بری طرح متاثر کیا ہے اور اس کی آڑ میں دنیا کے مکار سیاستدانوں

نے اپنے سیاسی مقاصد بھی حاصل کیے ہیں۔ سرمایہ داروں نے خوب منافع لوٹا ہے۔
غریب زیادہ غریب اور مالدار زیادہ مالدار ہو گئے ہیں۔

کیا یہ سازش ہے؟ خدا ہماری حفاظت فرما

جہاں یہودیوں کے زیر کنٹرول عالمی میڈیا سے ایک خطرناک وبا بتا رہا ہے
وہیں طبیبی ماہرین، سیاسی تجزیہ نگاروں اور ماہرین کا ایک طبقہ اسے عالمی سازش قرار دے
رہا ہے۔ ان لوگوں کا دعوا ہے کہ (covid 19) کورونا کی آڑ میں عالمی صہیونیت اور
سرمایہ داری اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے اور یہ وبائے عالمی نظام (New World
Order) کو نافذ کرنے کی جانب انتہائی قدم ہے۔ یوں تو عالمی صہیونیت اور ان کے
معاون صہیونی عیسائی انیسویں صدی میں دو عالمی جنگیں کرا کر اس نظام کو نافذ کرنے کی
شروعات کر چکے ہیں۔ جس کے تحت سوویت یونین کا ٹوٹنا، عراق اور افغانستان پر عالمی
صلیبی طاقتوں کا حملہ اور اسلام کو دہشت گرد مذہب قرار دینا شامل ہے۔ آپ یہ بات
یاد رکھیں کہ جب بھی عالمی صہیونیت کو اپنا کوئی پروگرام نافذ کرنا ہوتا ہے تو وہ میڈیا کے
ذریعے زبردست پروپیگنڈہ شروع کر دیتی ہے۔ اخبارات، ٹی وی چینل، ریڈیو،
کتابوں، ناولوں اور کارٹون فلموں کے ذریعے کئی سال اس قدر پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے
کہ لوگوں کا برین واش ہو جاتا ہے اور وہ اس فریب کو سچ تسلیم کر لیتے ہیں۔ ان کے اس



پروپیگنڈے کی راہ میں جو
بھی حائل ہوتا ہے اسے ختم
کر دیا جاتا ہے۔ نیورلڈ
آرڈر نافذ کرنے والے اس
قدشتی القلب ہیں کہ اس

کام میں رکاوٹ ڈالنے والے یا ان کے عزائم دنیا کو بتانے والے اپنے ممبران تک کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

ILLUMINATI
Bill Gates کی سرپرستی

یوٹیوب پر ایک مباحثہ کی ویڈیو ڈالی گئی تھی جس میں امریکہ کے کچھ ماہرین نے دعوا کیا تھا کہ یہ بیماری امریکی ارب پتی اور صہیونیت کے حامی بل گیٹ کی خفیہ تنظیم نے پھیلائی ہے۔ واضح ہو کہ بل گیٹ کبالہ (Illuminati) کا رکن ہے۔ ماہرین کا دعوا ہے کہ دنیا میں کروڑوں انسانوں کو مار کر آبادی کم کرنے کے لیے یہ بیماری ایک جراثیمی ہتھیار کے طور پر تیار کی گئی ہے۔ اس کے علاج کے لیے جو ویکسین بازار میں لایا جائے گا وہ انسانوں میں صحت سے متعلق مزید پیچیدگیاں پیدا کر دے گا۔

ایک دانشور ڈیوڈ آئیکیس (David Ickes) نے اپنے ویب پیج میں دعوا کیا ہے کہ کورونا وائرس کے علاج کا جو ٹیکہ تیار کیا جائے گا اس کے ذریعے انسانی جسم میں ایک مائیکرو چپ داخل کی جائے گی جو ان میں کئی طرح کے طبی مسائل کا سبب بنے گی۔

ایک اور ویڈیو میں دعوا کیا گیا ہے کہ اس کے ٹیکے میں کورونا کے جراثیم ہوں گے جو صحت مند افراد کو بھی مختلف بیماریوں میں مبتلا کر دیں گے۔

تمام صہیونی اور صہیونی عیسائی (Zionist Christian) دنیا میں آبادی کم کرنے کا کام (Depopulation) چلا رہے ہیں۔ یہ پروگرام سب سے پہلے امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے پیش کیا تھا جو ایک یہودی تھا۔ اس کا سب سے بڑا حامی فیس بک کا مالک مارک زکربرگ ہے جو پکا صہیونی ہے۔

ماہرین کا یہ بھی دعوایہ ہے کہ جو لوگ کورونا کی وبا سے بچ جائیں گے ان کو اس سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوانے کے لیے مجبور کیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ کئی امراض میں مبتلا ہو جائیں گے۔ کیونکہ بل گیٹ اس نظریہ کا حامی ہے وہ اپنی بے پناہ دولت اس ویکسین کی ریسرچ پر خرچ کر رہا ہے۔

اشتہارات پر پابندی ؟
 Important

یہودیوں کے کنٹرول والے گوگل اور فیس بک نے ان تمام اشتہارات، خبروں اور ویب سائٹس پر پابندی لگا دی ہے جن میں کورونا کو ایک عالمی سازش قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح کے مواد کو گوگل اور فیس بک نے ”خطرناک مواد“ قرار دیا ہے جو ان کے خیال میں عوام کے لیے نقصان دہ ہے۔ بعض لوگوں کا یہ بھی دعوایہ ہے کہ مختلف امراض سے متاثرہ افراد کی موت کو کورونا سے ہونے والی موت بتا کر عوام میں دہشت پھیلانی جارہی ہے۔ کئی ملکوں میں کورونا کے ٹیکے کے خلاف باقاعدہ مہم شروع ہو گئی ہے۔ وہاں کی حکومتیں صہیونیوں اور امریکہ کے دباؤ میں ان کی خبروں اور اطلاعات پر پابندی عائد کر رہی ہیں۔

مذہب سے دور کرنے کی سازش
 Social distancing

ایک ویڈیو میں بل گیٹس یہ کہتا نظر آ رہا ہے کہ ہمیں انسان کے دماغ میں موجود (God genes) خدائی جینس کو ختم کرنے کا ٹیکہ تیار کرنا ہے۔ یہ جینس سب سے زیادہ مشرق وسطیٰ (مسلمانوں) کے دماغ میں ہے اسے ایک ویکسین کے ذریعے ختم کر کے لوگوں کو مذہب بیزار اور آزاد خیال بنانا ہے۔ اس کام کے لیے اس نے اربوں روپے مختص کیے ہیں۔ کچھ تجزیہ کاروں کا دعوایہ ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور اس کے مشیر ڈاکٹر فوکی اور کچھ سائنس دانوں نے سماجی فاصلہ (Social

(distancing) کا استعمال مذہبی لوگوں کو عبادت گاہوں میں جانے سے روکنے کے لیے کیا ہے۔ یہ الزام رومن کیتھولک فرقے نے لگایا ہے جبکہ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ عبادت گاہوں میں لوگ قریب قریب ہوتے ہیں اس لیے وبا پھیلنے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔

سازش کی تیاری پہلے سے کورونا ۱۹۸۱

1981ء میں ڈین کونٹر کے ناول (The eye of darkness) میں ایک عالمی

وبا کا ذکر کیا تھا۔ ناول میں وبا کو 400 wuhan کا نام دیا گیا تھا۔ ووہان چین کا وہ علاقہ ہے جس کی لیب میں کورونا وائرس تیار کیا گیا۔ فلم میں ووہان 400 کو ایک خفیہ ہتھیار کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ ان دعوؤں کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ 2015ء میں بل گیٹس نے وین کوور کی ٹیڈ کانفرنس میں سخت انتباہ دیا تھا کہ آئندہ کچھ دہائیوں میں وباؤں کے سبب دس ملین (ایک کروڑ) افراد مارے جائیں گے۔ لوگ جنگ سے نہیں بلکہ متعدی امراض کا شکار بنیں گے۔ لیکن میڈیا نے اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دی تھی۔

بل گیٹس نے کہا تھا ”ایبولا (افریقہ میں پھیلنے والا ایک موذی بخار) کنٹرول ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے لیکن اگلی بار ہم اتنے خوش نصیب نہیں ہوں گے۔ بل گیٹس نے یہ بھی بتایا تھا کہ ٹکنالوجی کے بہت سارے tools اس مرض کو پھیلانے میں تعاون کریں گے۔ حکومتوں کو اس سے بچنے کی تیاری کر لینی چاہیے جس طرح سے جنگ کی تیاری کی جاتی ہے۔ بل گیٹس نے اس لڑائی کو جراثیمی لڑائی (Germ game) کہا تھا۔

حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ بل گیٹس نے یہ پیشین گوئی بھی کی تھی کہ

عوام موبائل کے ذریعے اپنے آس پاس کے مریض کی اطلاع دے سکتے ہیں اور فوراً ہی satellite mapping کے ذریعے اس جگہ کو موبائل کے ذریعے عام کیا جاسکتا ہے جس طرح آج آرگنیزیشن کے ذریعے لوگوں کو کورونا کے مریضوں کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ جو ان کے آس پاس ہوتے ہیں۔

APP (including from the آپ یہ معلومات آپ



BBC) پر دیکھ سکتے ہیں۔ اس ویڈیو کو اب تک سات کروڑ افراد دیکھ چکے ہیں۔ اسے دیکھنے کے بعد اکثر لوگوں کی رائے ہے کہ بل گیش خفیہ ایجنسیوں کی مدد سے دنیا کی آبادی کم کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ ان کا یہ بھی دعو ہے کہ کورونا کے ٹیکے کی آڑ میں لوگوں کے جسم میں مائیکرو چپ داخل کر دی جائے گی۔

illuminati

ایک عالمی حکومت

صہیونیوں اور ان کے حامی عیسائیوں کی خفیہ تنظیم ایومنائی اپنے قیام کے روز سے ہی ایک عالمی حکومت کی حامی ہے جس کی تکمیل یہودیوں کے ہاتھ میں ہوگی اور پوری دنیا ان کی غلام ہوگی۔ ایک عالمی حکومت جسے ہم موجودہ دور میں نیا عالمی نظام (New world order) کہہ سکتے ہیں کا نظریہ پہلی بار ایک لاطینی مفکر (Hugo grotus) نے اپنی کتاب (On the law of war and peace) میں پیش کیا۔ اس نے پوری دنیا کے لیے ایک نظام اور عالمی قوانین کا

تصور پیش کیا تھا۔

illuminati :-)

DAJALI
ARMY

(JEWS)

اس کے بعد مینویل کانٹ نے 1775ء میں اس پر بڑا تفصیلی کام کیا۔
اس نے تین نکات پیش کیے۔ اس نے یہ بھی واضح کیا کہ جو ملک ان تین نکات کو
تسلیم نہ کرے تو دنیا اسے اکیلا چھوڑ دے۔

اسی لیے پہلی جنگ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز اور دوسری جنگ کے
بعد اقوام متحدہ قائم کی گئیں۔ جن پر امریکہ کے ذریعے یہودیوں کا کنٹرول ہے
اور یہ دونوں تنظیمیں دنیا میں امن قائم کرنے میں پوری طرح ناکام رہی ہیں۔
یہاں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون چلتا ہے۔ یہودی اور ان کے حواری

اپنے قوانین اور مفاد کے مطابق اس دنیا کو چلانا چاہتے ہیں۔ اگر New world
order قائم ہوتا ہے تو یہ دنیا ایک بہت بڑا جیل خانہ بن جائے گی۔ جس میں

انسانوں کی حیثیت صرف غلاموں جیسی ہوگی۔ مختلف ملکوں میں ان کے نمائندے
حکومت کریں گے۔ اس نظام کی پوری تفصیل 2014ء میں بنی ہالی وڈ کی فلم New
world order میں دکھائی گئی ہے۔ اگر نیا عالمی نظام قائم ہوا تو اچھائی اور برائی کا

تصور ختم ہو جائے گا۔ انسان خود پرست ہو جائے گا۔ کوئی انسان دوسرے انسان
سے محبت نہیں کرے گا۔ کوئی کسی کی ذمہ داری نہیں لے گا۔ یہودیوں نے اس کا

خاکہ تیار کر لیا ہے اور گذشتہ ساٹھ سال سے امریکہ اور یورپ میں بڑی حد تک
اسے کامیاب کر چکے ہیں۔ ڈیوڈ کروولی نام کے ایک نوجوان ڈائریکٹر نے ان کی

پول کھولنے کے لیے ایک فلم بنائی تھی Gray state۔ اس فلم کا ٹریلر تو آیا لیکن فلم
کبھی نہیں دکھائی گئی کیونکہ ڈیوڈ کروولی اور اس کے پورے خاندان کو گولی مار کر قتل

کر دیا گیا۔ آج تک قاتلوں کا پتہ نہیں چلا ہے اور امریکی پولیس نے قائل بند
کر دی۔

لاک ڈاؤن زحمت یا رحمت

آپ نے دیکھا کہ پوری دنیا مہینوں لاک ڈاؤن کے ذریعے ایک بڑے پنجرے میں تبدیل کر دی گئی۔ سرمایہ دار اور مکار سیاستداں اس کی آڑ میں اپنا ایجنڈا نافذ کرتے رہے۔ اپنے مخالفین کو ہر طرح سے دبایا گیا۔ چھوٹی صنعتوں کو بڑے سانپ نکل گئے۔ کاری گر، مزدور، کسان اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بڑی تعداد بے روزگار ہو گئی۔ دماغی امراض اور خودکشی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

جلدی ہی آپ دیکھیں گے

کثیر قومی کمپنیاں Multinational کے ذریعے دنیا کی صنعت کو کنٹرول کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ کسان اور عوام کو ان کی زمینوں سے بے دخل کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ زرعی نظام بھی کثیر قومی کمپنیوں اور سرمایہ داروں کے شکنجے میں آجائے گا۔ دنیا کے بینکنگ نظام پر یہودیوں کا پورا کنٹرول ہے۔ وہ ایشیا اور یورپ کے بہت سارے بینکوں کو برباد اور دیوالیہ کر سکتے ہیں۔ یہودیوں کے زیر تسلط مالیاتی ادارے مثلاً IMF وغیرہ عنقریب پوری دنیا کو کنٹرول کر لیں گے۔ ملکوں کے کاروباری لوگ ان کے سامنے مجبور ہوں گے اور ان کے مفاد کے لیے اپنے ہی عوام کے خلاف کام کریں گے۔

تعلیمی نظام کو برباد کر کے اپنا نظام تعلیم رائج کیا جائے گا۔ لاک ڈاؤن کے دوران سب سے زیادہ نقصان تعلیم کا ہوا ہے۔ اسکول اور کالج بند ہیں۔ اسی بیچ صہیونی اور ان کے حواری اپنا تشکیل کردہ نظام تعلیم رائج کریں گے۔ اپنی زبان اور تہذیب کو بذریعہ تعلیم بچوں کے دماغ میں داخل کیا جائے گا اور وہ ان کی تہذیب اور افکار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ انہیں اپنا تمدن اور مذہب کمتر نظر آئے گا۔

ہم مسلمانوں کی بد نصیبی یہ ہے کہ ہمارے پاس عربی، فارسی، ترکی اور اردو جیسی عظیم زبانیں ہیں۔ عربی اور فارسی میں کبھی سائنس، ریاضی اور فلسفہ لکھا گیا لیکن افسوس ہے کہ آج مسلم ممالک میں بھی ذریعہ تعلیم انگریزی ہے جبکہ جاپان، چین اور جرمنی اپنی زبان میں ہی جدید علوم کی تعلیم دے رہے ہیں۔ جب مالیات اور تعلیم ان کے ہاتھ میں چلی جائے گی تو مادہ پرستی پھیلا کر اور اخلاقی اقدار متاثر کرنے میں ذرا جھجک نہیں ہوگی۔

یہودی خود تو اپنے مذہب، خرافات، کالا جادو اور غلط عقائد پر مضبوطی سے قائم ہیں لیکن وہ دنیا کو چارلس ڈارون، مارکس، ڈرک ہیمل اور دیگر مفکرین کے ذریعے مادہ پرستی کا ایسا سبق دے چکے ہیں کہ یورپ اور امریکہ سے مذہب اور اخلاقی اقدار مٹتی جا رہی ہیں۔ اکثریت لائڈز ہی لوگوں کی ہے۔ جبکہ سابق کمیونسٹ ملکوں چیکوسلاواکیہ، یوگوسلاویہ، ہنگری، رومانیہ، البانیہ اور روس میں تو مذہب آخری سانسیں لے رہا ہے۔

اس قسم کی تحریکیں مختلف غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کے ذریعے مسلم ممالک میں بھی تیزی سے پروان چڑھ رہی ہیں۔ وہاں لبرل سوچ کے نام پر ملحدانہ اور غیر اخلاقی نظریات عوام پر تھوپے جا رہے ہیں۔ جو اقوام یا ممالک ان کے ایجنڈے پر عمل نہیں کریں گے تو یہ انہیں دہشت گرد قرار دیکر یا عالمی امن کا دشمن کہہ کر برباد کر ڈالیں گے۔ ویت نام، عراق، لیبیا اور افغانستان اس کی مثالیں ہیں۔ اب عالمی صہیونیت اور صلیبی طاقتیں ترکی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایران اور شمالی کوریا بھی ان کے نشانے پر ہے۔

موسمی تبدیلی جس میں خاص طور پر (Global warming) شامل ہے کا خوف دکھا کر ہر ملک کو اپنے ایجنڈے میں شامل کرنے کی مذموم کوشش ہو رہی

ہے۔ دنیا کو ڈرایا جا رہا ہے اگر وہ ان کے نافذ کردہ پروگرام میں شامل نہیں ہوئی تو اسے ایٹمی خطرے اور موسمی تبدیلی کے نقصانات کے وقت تنہا چھوڑ دیا جائے گا۔

یہودیوں کی دولت سے صلیبی عیسائیوں نے جمہوریت بغیر سرحدوں کے (Democracy without border) نام کی تنظیم بنائی ہے۔ اس کے ذریعے عوام کو گلوبل گورنمنٹ قائم کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کو ڈرایا جا رہا ہے اگر ہم عالمی گورنمنٹ نہیں بناتے تو انسانی تہذیب مٹ جائے گی۔ عالمی وبا سب پھوٹ پڑیں گی اور اس نظام کو نہ ماننے والے ممالک پوری طرح تباہ ہو جائیں گے۔

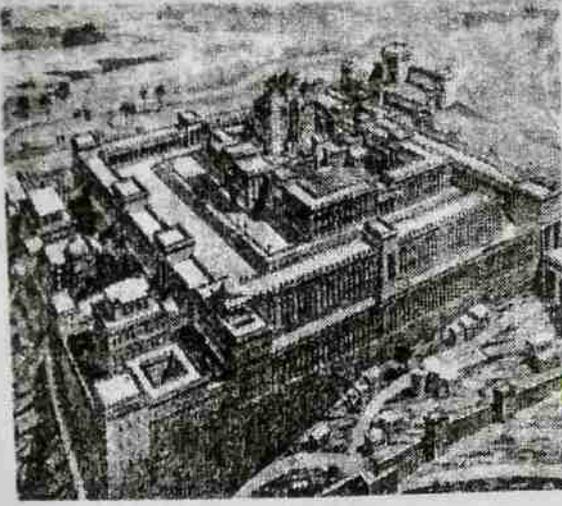
یروشلم عالمی نظام کا مرکز ہوگا PALESTINE

یہودیت نے اپنی بے شمار دولت اور میڈیا کے ذریعے ڈونالڈ ٹرمپ کو اسی لیے اقتدار سونپا ہے کہ وہ صہیونیت کے عزائم کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ یروشلم کو اسی لیے اسرائیل کا دارالخلافہ بنایا جا رہا ہے تاکہ دنیا کے تمام مالیاتی اور اہم اداروں کے دفاتر وہاں کھولے جاسکیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ یروشلم کو محفوظ ترین علاقہ بنایا جائے۔ وہاں (دجال) جو یہودی حکومت قائم کرے گا وہ تمام دنیا کی حکومتوں کا مرکز ہوگا (Isaiah 2,2:4)۔ اس کے پاس پڑوس میں کوئی بھی ایسی طاقت نہ ہو جو اس کے لیے خطرہ بن سکے۔ اگر کوئی بھی ایسی طاقت ہو تو اسے طاقت کے ذریعے کچل دیا جائے۔ ان مذموم عزائم کے چلتے اس وقت یروشلم اور فلسطین میں مسلمانوں کا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے کیونکہ ایک ایک کر کے عرب ممالک فلسطینیوں کا ساتھ چھوڑتے جا رہے ہیں اور اسرائیل کا دامن تھام کر اپنی بادشاہتوں کو بچا رہے ہیں۔

نئے عالمی نظام کے لیے ہیکل سلیمانی کی تعمیر

دنیا کے تمام یہودی چاہے وہ مذہبی یہودی ہوں یا لبرل ایک بات پر متفق

ہیں کہ ایک وقت آئے گا جب وہ تمام دنیا پر راج کریں گے۔ اسی لیے ان کی عبادت



میں اپنی عالمی حکومت قائم کرنے والے

مشایہ (mashiaeh) کی آمد کی دعا مانگی

جاتی ہے۔ وہ دعا اس طرح ہے جسے

یہودی دن میں تین مرتبہ مانگتے ہیں

”میں پورے ایمان کے ساتھ مشایہ کی

آمد کا عقیدہ رکھتا ہوں۔ چاہے اس کے

آنے میں تاخیر ہو لیکن میں روزانہ اس کا انتظار کرتا ہوں۔“ یہودیوں کی کتاب

میمونا ہیڈس میں بارہ عقائد کا ذکر ہے جن سے ہر یہودی واقف ہے لیکن افسوس ہم

مسلمان ان کے مشایہ (دجال) سے بے خبر ہیں بلکہ سعودی لابی تو اپنے حواریوں کے

ذریعے اس کا انکار کراتی ہے۔ میری ایک کتاب ”دجال آنے والا“ ہے جو احادیث

نبوی اور بائبیل کی آیات کے حوالوں پر مشتمل ہے اس کی بھی یہ گروہ مخالفت کرتا ہے۔

اس کتاب میں دنیا بھر میں بکھرے ہوئے یہودیوں کو اکٹھا کرنا اور تورات

کے اصولوں پر نظام انصاف کے قیام کا ذکر ہے۔ یروشلم میں ہیکل سلیمانی (third

temple) اور (king David) داؤد علیہ السلام کی حکومت کا ازسرنو قیام شامل

ہے۔ بعض دانشوروں کا ماننا ہے کہ بائبیل کی ابتدائی کتابوں میں یروشلم میں ہیکل

سلیمان کی ازسرنو تعمیر کا کوئی ذکر نہیں ہے یہ عقیدہ بعد میں شامل کیا گیا۔ بعد میں مشایہ

کے آنے کا ذکر دنیا کے آخری ایام (Acharit Zayemin) میں کیا گیا ہے۔

مشایہ کے معنی دراصل anointed (تیل میں تر کیا گیا) ہے۔ دراصل

یہودی بادشاہ تخت نشینی سے قبل تیل میں تر کیے جاتے تھے۔ بعض لوگ مشایہ کو مسایہ

پڑھتے ہیں اور اسے عیسائیوں کا مسیحا messiah سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے یہودی نہ تو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے نہ ہی ان کے دوبارہ دنیا میں آنے پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہودیوں کا دعوا ہے کہ مشایہ داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہوگا۔ (Jermiah 23.5)

وہ ایک کرشمتی لیڈر ہوگا جس کی دوسرے لوگ تقلید کریں گے وہ ایک عظیم ملٹری کمانڈر ہوگا جو اسرائیل کے لیے فتوحات حاصل کرے گا۔ جو دوسرے ممالک سے یہودیوں کو آزاد کرے اور تورات کے قوانین کے مطابق یہودی سلطنت قائم کرے گا۔ وہ ایک بہترین منصف ہوگا جو بہترین فیصلے کرے گا۔ (Jermiah 33.5)

وہ عام انسانوں جیسا ہوگا کوئی دیوتا نہ ہوگا۔ یہاں ایک بات دلچسپ ہے کہ جس طرح مسلمانوں میں وقتاً فوقتاً لوگ مہدی ہونے کا دعوا کرتے رہے ہیں اسی طرح یہودیوں میں بھی لوگ مشایہ ہونے کا دعوا کر چکے ہیں۔

سترہویں صدی میں ایک یہودی عالم شباتی زدی نے مشایہ ہونے کا دعوا کیا تھا لیکن بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

(دجال) مشایہ کب ظاہر ہوگا؟
یہودی روایتوں کے مطابق

- (۱) جب تمام یہودی ایک ہی دن میں توبہ کریں گے۔
- (۲) جس روز پورا اسرائیل مکمل طور پر یوم شبات منائے گا۔ (Sabath) شبات عبرانی لفظ شن۔ بہت۔ تو سے بنا ہے جس کا مطلب ہے آرام کرنا یا رُک جانا۔ سنچر یہودیوں کے آرام کا دن ہے۔
- (۳) دو شبات یکے بعد دیگرے آئیں گے۔
- (۴) یا تو تمام یہودی معصوم ہوں گے یا گناہ گار۔
- (۵) جب یہودیوں کی پوری نسل امید کا دامن ترک کر دے گی۔

(۶) جب بچے مکمل طور پر اپنے والدین کی نافرمانی کریں گے۔

مشایہ کے آنے سے پہلے بہت بڑی جنگ ہوگی اور زبردست تباہی مچے

گی۔ (Ezkil 38:16)

(واضح کر دیں تیسری عالمی جنگ یورپ میں نہیں بلکہ مشرقی وسطیٰ میں لڑی

جائے گی جس میں عرب بری طرح تباہ ہو جائیں گے۔)

مشایہ دنیا بھر میں بکھرے ہوئے یہودیوں کو واپس اسرائیل لائے گا اور

یروشلم کو دوبارہ ان کا مسکن بنائے گا۔ (Isaiah 11:11:12)

وہ دوبارہ ہیكل سلیمانی بنا کر وہاں عبادت کرائے گا۔ (Jermiah 33:18)

دنیا میں توریت کی شریعت جاری کرے گا اور یہودی نظام انصاف قائم کرے گا

(Jermiah 33:15)۔ یہودیوں کا دعوا ہے کہ مشایہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (Jesus)

نہیں ہوگا بلکہ یہ الگ شخص ہوگا جو ان کی عالمی حکومت قائم کرے گا۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ یہودی تاریخ داں رابی علیکہ کا دعوا ہے کہ جس

مشایہ کا یہودی انتظار کر رہے ہیں وہ بہت پہلے بار کو چبا کے روپ میں ظاہر ہو چکا ہے۔

اس نے عیسیٰ مسیح سے قبل رومیوں کو ہرا کر یروشلم حاصل کیا تھا وہاں ہیكل تعمیر کرا کر عبادت

شروع کرائی تھی۔ اس نے وہاں قربانی کرائی اور ہیكل کی تعمیر کرائی۔ اس نے حکومت قائم

کر کے اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد رومیوں نے اس کی کوششوں پر پانی

پھیر دیا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی لوگوں نے مشایہ ہونے کا دعوا کیا لیکن وہ

اپنے مشن میں ناکام رہے۔ اس لیے یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ جس مشایہ کا انہیں انتظار تھا

وہ عنقریب آنے والا ہے۔

یہودیوں کا دعوا ہے کہ مشایہ کو پیدا کر کے ہی خدا کا تخلیق بشر کا مقصد پورا

ہوگا۔

اس نکتے پر رائے عامہ ہموار کرنے اور لوگوں کو زمین پر ایک عالمی حکومت کے فوائد بتانے کے لیے متعدد فلمیں جن میں فیچر فلم، کارٹون فلم اور ڈاکو میٹری اور سیریل شامل ہیں بنائی گئی ہیں۔ جن میں خاص یہ ہیں۔

Brave new world-1998، Magidgo-2000، The Omega code-1999
Left behind II-2000، Revelation-1999، Rumors of war-2014،
Endgone-2007، The Power behind world order-2010،

ww4.Rise and fall of the new world order 2010

Important topic

کرونا کے ساتھ فتنہ کا دور شروع

ایسے وقت جب پوری دنیا لاک ڈاؤن کی پریشانیوں میں مبتلا تھی۔ عوام پر

حکومتیں ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی تھیں، لوگ روزی روٹی کو ترس رہے تھے۔ عالمی

ادارے ناکام نظر آ رہے تھے کہ اچانک

13 اگست 2020 کو متحدہ عرب امارات

(UAE) نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔ اس سے



مکمل سفارتی تعلقات قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اسی کے ساتھ دبئی کے پولیس

سربراہ نے فلسطینیوں کی تحریک آزادی حماس کو دہشت گرد تنظیم قرار دے دیا۔ اب

اسرائیلی متحدہ عرب امارات کو سیکورٹی فراہم کریں گے۔ ان کے بینک اور تجارتی

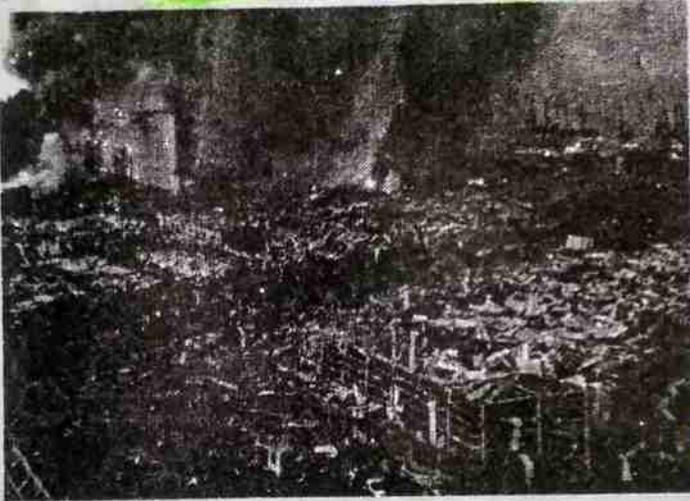
کمپنیاں وہاں کام شروع کر دیں گی۔ [موساد وہاں فوراً متحرک ہو گئی ہے] اب متحدہ

عرب امارات کا مستقبل یہودیوں کے ہاتھ میں ہے یعنی عظیم اسرائیل (Greater

Israel) کی طرف ایک قدم بڑھا۔ اس کے بعد 11 ستمبر 2020ء کو بحرین نے

اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔ متحدہ عرب امارات اور بحرین کی ملت اسلامیہ سے غداری اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کے اقدامات کی صریح مخالفت کی گئی۔ اس شیطانی فعل کا جہاں مصر، اردن اور خوارج کے ملک عمان نے خیر مقدم کیا۔ وہیں سعودی عرب نے بڑی مکاری سے امام کعبہ السدیس کے ذریعے جمعہ کے خطبے میں یہودیوں کے ساتھ امن قائم کرنے اور انہیں اچھا ہم سا یہ قرار دینے کی دلیل بھی پیش کرادی۔ جلدی ہی عرب ممالک کے سرکاری مولویوں کے ذریعے اسرائیل کے حق میں بڑا فتویٰ آنے کا امکان ہے۔

22 ممبران پر مشتمل عرب لیگ جلدی اسرائیل کو قبول کرے گی اور اس



طرح عرب اپنی روایتی غداری کو دوہرائیں گے جو انہوں نے 1916ء میں پرنس لارینس کی قیادت میں ترکوں کے خلاف جنگ کر کے انجام دی تھی۔ آپ کو یاد ہوگا 26

مارچ 1979 کو مصر کے انور سادات نے اسرائیل کے وزیر اعظم میناخیم بیگن کے ساتھ امن معاہدہ کر کے اور اسرائیل کو تسلیم کر کے غداری کا ثبوت دیا تھا۔ اس کے بعد اردن کے شاہ حسین نے اسحاق رابن سے 26 اکتوبر 1994ء کو سمجھوتہ کر کے فلسطینیوں کی کمر میں چھرا گھونپا تھا۔ مسجد اقصیٰ کی چابیاں 1967ء کے معاہدے کے مطابق اردن کے پاس ہیں۔ سعودی عرب انہیں لے لے۔ اور ہوسکتا ہے لاکھوں فلسطینیوں کے خون کے بدلے اسے اسرائیل کے حوالے کر دے گا تاکہ وہ بیت المقدس مسمار کر کے وہاں ہیکل سلیمانی کی تعمیر کر سکے۔

عربوں کی اس غداری کی ترکی اور ایران کی طرف سے سخت مذمت ہو رہی ہے اور ان ملکوں نے فلسطینی مسلمانوں کی حمایت جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے تو امریکہ اور اسرائیل نے یونان اور قبرص کو ترکی کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا ہے۔ اسرائیل وہاں اپنے اڈے قائم کر رہا ہے تاکہ وہاں سے ترکی پر حملے کیے جاسکیں۔

ادھر ایران کو کنٹرول کرنے کے لیے متحدہ امارات نے جنگ زدہ یمن کے ایک جزیرے سکوترا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں وہ اسرائیلی ملٹری کا دفتر قائم کر کے ایران اور پاکستان پر نظر رکھے گا تاکہ ان ملکوں کی طرف سے اسرائیل کے خلاف کوئی مزاحمت نہ ہو سکے۔

قطر کاٹی وی چینل الجزیرہ یہودی اور صلیبی سازشوں کو آشکارہ کرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ قطر فلسطینی مسلمانوں کا ہمدرد ہے۔ اسے کنٹرول کرنے کے لیے امریکہ نے سعودی عرب کو تیار کیا۔ سعودی عرب اور خلیجی تعاون کونسل کے ممبران مل کر قطر کو تباہ کر ڈالتے۔ یہ تو خیر ہوئی کہ ترکی کی فوج وہاں پہنچ گئی اور ایران نے بھی قطر کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا۔ آبنائے ہرمز میں امریکہ اور برطانیہ نے اسرائیل کے تحفظ کے لیے اپنے جنگی بیڑے بھیج دیے ہیں۔

عرب حکمراں بمقابلہ امت مسلمہ

عرب حکمرانوں نے امت مسلمہ کے خلاف اتنی بڑی غداری کی ہے کہ تاریخ اسلام میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ عرب ملکوں سے امن معاہدے کرانے میں اور اسرائیل کو تسلیم کرانے میں ڈونالڈ ٹرمپ کے یہودی و اما دجیرڈ کشر نے اہم رول ادا کیا ہے۔ یہ ایک سخت گیر یہودی ہے اور اسلام کا کھلا

دشمن۔ یہی مسلمانوں کی تباہی کے منصوبے ٹرمپ کو بتاتا ہے کیونکہ یہ اس کے خاص مشیروں میں شامل ہے۔ عربوں کے فریب، غداری اور فلسطینیوں کی کمر میں چھرا گھونپنے کی زندہ مثال وہ بیان ہے جو اسرائیل امریکہ اور متحدہ عرب امارات نے مشترکہ طور پر جاری کیا ہے۔

”یہودی عبادت کرنا چاہتے ہیں انہیں اجازت دی جانی چاہیے اور گنبد سحرہ کے مقام پر تیسرا ٹیمپل (ہیکل سلیمانی) بنانے دیا جائے کیونکہ یہاں مشایہ کی آمد ہوگی۔ ہر عقیدے کے لوگوں کو عبادت کی اجازت ملے۔“

اس مشترکہ بیان کا صاف مطلب ہے کہ مسجد اقصیٰ جہاں 1967 کے معاہدے کے مطابق صرف مسلمانوں کو عبادت کی اجازت تھی۔ اب یہودیوں کو بھی اجازت دی جائے۔ یہودیوں کو اس کے مقام پر ہیکل سلیمانی بنانے کی اجازت دی جائے کیونکہ یہاں سے مشایہ (دجال) حکومت کرے گا۔ مطلب صاف ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے والے عرب حکمران دجال کی حکمرانی کو پہلے ہی تسلیم کر چکے ہیں انہیں امت مسلمہ اور اپنے نبیؐ اور صحابہ کی تعلیمات سے اب کوئی سروکار نہیں رہا۔

فلسطینی 74 سال سے یہودیوں کے مظالم سہہ رہے ہیں۔ انہیں اکثریت سے اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا۔ ان کی نسل کشی میں کبھی شاہ حسین نے مدد کی تو کبھی انور سادات نے کبھی سعودی عرب کا عبدالعزیز متحرک رہا تو کبھی عبدالفتاح السیسی نے یہودیوں کا ساتھ دیا۔ اب وہی غداری خلیجی تعاون کونسل اور عرب لیگ بے غیرتی سے کر رہی ہے۔ انہوں نے ”مسلم امّہ“ کا تصور فوت کر دیا ہے۔ لگتا ہے صرف حکمرانی ان کی زندگی کا مقصد ہے۔

عرب خوف زدہ

11 اگست کو لاک ڈاؤن کے درمیان مالی بدحالی کا شکار لبنان کے شہر بیروت میں ایک تباہ کن دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ لبنان کے کاروباری علاقہ میں ہوا۔ ماہرین کا دعوا ہے کہ یہ دھماکہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر 1945ء میں گرائے گئے بموں سے زیادہ خطرناک تھا۔ اس کی شدت کا یہ عالم تھا کہ یہاں سے 150 کلومیٹر دور قبرص میں اس کی گونج سنی گئی۔ اس سے تین کلومیٹر کا علاقہ مکمل تباہ ہو گیا۔ 150 افراد مارے گئے اور چار ہزار زخمی، تین لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ لبنانی حکومت جو فلینجسٹ عیسائیوں کے قبضے میں ہے اور اسرائیل کی حامی ہے۔ اس نے دعوا کیا ہے کہ دھماکہ بندرگاہ میں چھ سال سے رکھے امونیم نائٹریٹ میں ہوا ہے جو کسی روسی جہاز سے قبضہ میں لیا گیا تھا۔ جبکہ عوام کا کہنا ہے کہ حکومت جھوٹ بول رہی ہے اسرائیل نے اپنے جدید ترین میزائلوں کے ذریعے یہ تجرباتی دھماکہ کیا ہے تاکہ وہ اس کی تباہ کاری کو ناپ سکے۔ اس دھماکہ سے عرب ممالک بری طرح خائف ہو گئے ہیں۔ عیش و عشرت اور ظلم نے انہیں اتنا بزدل بنا دیا ہے کہ وہ اتنی بڑی ہلاکت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کل تک جو فلسطینیوں کے ساتھ کھڑے تھے وہ اچانک ان کے مخالف اور یہود کے دوست بن گئے۔

تیل کے دور کا خاتمہ

جس وقت پوری دنیا کو رونا میں مبتلا تھی اور بیشتر ممالک لاک ڈاؤن کی وجہ سے بند پڑے تھے۔ روس نے ایک چال چلی اس نے کچے تیل (پٹرول) کی قیمت اتنی کم کر دی کہ اس سے امریکی حامی سعودی عرب اور دوسرے ملکوں کی تیل کی قیمتیں بری طرح متاثر ہوئیں۔ یہ پہلا موقع تھا جب عربوں کی معیشت پر اتنا برا اثر پڑا۔

روس نے عالمی منڈی میں تیل 35 ڈالر فی بیرل قیمت پر بیچا جس کی وجہ سے سعودی عرب، کویت، بحرین اور متحدہ عرب امارات کی کھپت بری طرح متاثر ہوئی۔

عربوں کے پاس جب سے پیٹرول کی دولت آئی ہے انہوں نے اپنے یہاں صنعت کاری، زراعت اور جدید تعلیم پر توجہ دینے کے بجائے قیمتی کاروں، محلات، سونے کے برتن اور ہیرے کے موبائل فون خریدنے، بکیرہ روم میں اربوں ڈالر کے ایسے پانی کے جہاز جن پر عیاشی کا ہر سامان ہو ان پر دولت نچھاور کی۔ اس کے برعکس اسرائیل نے ریگستانی علاقوں میں زراعت کی ٹکنالوجی ایجاد کی اور وہ غذا کے معاملے میں خود کفیل بن گیا۔ اس نے دنیا کے بہترین ڈرون طیارے بنائے۔

اس کے تیار کردہ ڈرون آج امریکہ اور یورپی ممالک خرید رہے ہیں۔ ہر شعبہ میں تحقیق کے ادارے قائم کیے۔ اس نے اپنی تاریخ کے ثبوت اکٹھے کرنے کے لیے

آثار قدیمہ کے شعبہ میں بے مثال ترقی کی۔ جبکہ عرب اپنی گاڑیوں میں شیروں،

چھیتوں اور دوسرے خطرناک جانوروں کو بٹھا کر گھومتے ہیں۔ وہ اپنے ممالک میں

امریکہ اور یورپ کے بڑے بڑے پوپ سنگروں اور ڈانسروں کے پروگرام کراتے

ہیں۔ انہوں نے سائنس کے کسی بھی شعبہ میں معمولی ترقی تک نہیں کی۔ بلکہ

اندلس، فرانس، جرمنی، برطانیہ اور مالی کے کتب خانوں میں دور وسطیٰ کے مسلمانوں کی

جو تحقیقی کتابیں پڑی ہیں۔ انہیں منگا کر پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی۔ لاکھوں کتابیں

خراب ہو گئیں۔ اب اقوام متحدہ نے مالی کے مختلف کتب خانوں میں پڑی کتابوں کی

ڈیجیٹل کاپیاں بنانی شروع کی ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک کا یہ بڑا سانحہ ہے کہ انہیں

مطالعہ اور علم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ عام طور پر عرب خود کام نہیں کرنا چاہتے وہ

دوسرے لوگوں کو اپنے یہاں کام پر رکھتے ہیں اور ان کی محنت پر عیش کرتے ہیں اور

یہی وجہ ہے کہ وہاں پر لیبر قانون یا مزدور کے انصاف کے لیے کوئی شعبہ نہیں ہے۔

لاک ڈاؤن اور روس کی چال کے سبب سعودی عرب کے تیل کی قیمت بے
 معنی ہو گئی ہے۔ ابھی اس کی کرنسی اور گرے گی۔ سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ محمد بن
 سلمان کی ہوس اقتدار اور ناقبوت اندیشانہ حرکتوں کے سبب وہاں عوام اور شاہی
 خاندان کے ایک حصے میں زبردست ناراضگی پائی جاتی ہے اور وہاں کسی بھی وقت
 بغاوت پھوٹ سکتی ہے۔

عالمی اقتصادی جریدے The Economist نے اپنے 18 جولائی
 2020 کے شمارے میں لکھا ہے:

The end of the Arab world's oil age is nigh. pain will be felt
 across the region.

”عربوں کے تیل کا دور عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ جلدی ہی اس کی
 تکلیف پورے خطے میں محسوس کی جائے گی۔“

مزید براں محمد بن سلمان نے یہودیوں سے محبت کا برملا اظہار کیا ہے۔ اس
 نے اسرائیل کے خاطر اپنے دیرینہ دوست پاکستان کو بھی نظر انداز کرنا شروع کر دیا
 ہے۔ پاکستان کی کئی ہزار فوج وہاں شاہی خاندان کی سیکورٹی کے فرائض انجام دیتی رہی
 ہے۔ جلدی ہی یہ ذمہ داری اسرائیل کے سپرد کی جاسکتی ہے۔ ایک بار اسرائیل کی خفیہ
 ایجنسیاں اور سیکورٹی نظام وہاں پہنچ گیا تو سعودی عرب کا بچنا ناممکن ہو جائے گا۔

دنیا میں بہت جلدی الیکٹرونک اور شمسی توانائی سے چلنے والی گاڑیاں آنے
 والی ہیں۔ اس سمت یورپ چین اور جاپان نے بہت ترقی کی ہے۔ ان گاڑیوں کے
 آنے سے تیل کی کھپت کم ہو جائے گی۔ چین نے سعودی عرب سے تیل خریدنا بند کر دیا
 ہے اس نے 10 ڈالر فی بیرل کے حساب سے امریکہ اور عراق سے تیل خریدا ہے۔
 ایران اور چین کے درمیان تیل کی تجارت بڑھی ہے۔ ایران چین کو سعودیہ کے

مقابلے آدھی قیمت پر تیل دینے کو تیار ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو اپنی معیشت برقرار رکھنے کے لیے 90 ڈالر فی بیرل تیل فروخت کرنا پڑے گا۔ اتنا مہنگا تیل کون خریدے گا۔ اس صورت میں ان کے لیے بڑی تباہی ہوگی۔

امریکہ نے عربوں کی تباہی کا بڑا انتظام کر رکھا ہے اس نے ہمیشہ عربوں کو یہ بتایا کہ ان کا تیل کافی لمبے عرصے تک چلے گا اور وہ اسی طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے رہیں گے لیکن ماہرین کا دعوا ہے کہ عربوں کا تیل بمشکل پانچ سال تک رہے گا۔ امریکہ عربوں سے بڑی مقدار میں تیل خرید کر اپنے یہاں ذخیرہ کر چکا ہے۔ وہ خود اپنے یہاں تیل نہیں نکالتا۔ جب عربوں کا تیل ختم ہو جائے گا تب وہ اپنا تیل نکالے گا۔ اس کی عربوں سے دوستی بھی اس وقت تک ہے جب تک ان کے پاس تیل ہے جب تیل ختم ہو جائے گا تو وہ عربوں کو اسرائیل کے رحم و کرم پر چھوڑ کر خود الگ ہو جائے گا۔

اس بابت مسند احمد کی حدیث 12819 اس طرح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لیے ہلاکت ہے اس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، یعنی اندھیروں کی طرح فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں کی شدت کی وجہ سے ایک آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر، لوگ معمولی متاع دنیا کی خاطر دین بیچ ڈالیں گے۔ ان دنوں دین پر عمل کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جس نے اپنی مٹھی میں انکارایا کا شمار کھا ہو۔

جب عربوں پر افتاد پڑے گی تو وہاں کے مالدار اور شاہی خاندان کے افراد اپنے عوام کو چھوڑ کر امریکہ یا یورپ میں پناہ لیں گے۔ وہ اپنے عوام کو بالکل اسی طرح بے یار و مددگار چھوڑ کر بھاگ جائیں گے جس طرح 1991ء میں صدام حسین کے کویت پر حملے کے وقت وہاں کا شاہی خاندان اور بڑے بڑے افسران کویت

۲۰۲۲ سے بھاگ گئے تھے۔ عربوں کی مفاد پرستی کافروں اور یہودیوں کو خوش کرنے کی
روش کے سبب بڑے بڑے شہر ویران ہو جائیں گے۔ اس بارے میں صحیح مسلم کی
حدیث نمبر 3367 ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لوگ
مدینہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور اس میں کوئی نہ رہے گا سوائے
درندوں اور پرندوں کے۔ پھر قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے اپنی بکریوں کو پکارتے
ہوئے مدینہ جانے کا ارادہ کرتے ہوئے نکلیں گے اور وہ مدینہ کو ویران پائیں گے
یہاں تک کہ شہیتہ الوداع تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔“

جس طرح 4 ستمبر 2020ء کے خطبہ میں امام کعبہ عبدالرحمن السدیس نے
اسرائیل کے ساتھ راہ ہموار کرنے کے لیے کہا ہے اور لوگوں کو ایک حدیث کا صرف
ایک حصہ بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یہودی پڑوسیوں کے ساتھ بہت اچھے
تھے۔ جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ کی ڈھال ایک یہودی کے پاس گروی رکھی
تھی۔ عبدالرحمن السدیس نے بار بار یہودیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمیں ان کے مذہب
کے خلاف نہیں جانا چاہیے۔ یعنی سعودی عرب نے اس طرح اسرائیل کو تسلیم کرنے کی
راہ ہموار کرنی شروع کر دی ہے۔ لیکن امام کعبہ نے اپنے خطبے میں اس بات کا ذکر نہیں
کیا کہ غزوہ خندق کے دوران مدینہ کے یہودیوں نے غداروں کی اور مسلمانوں کی کمر
میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی۔ انہوں نے امن معاہدہ توڑ ڈالا اور مکہ کے کافروں کے
ساتھ مل گئے۔ مسلمانوں نے ان کے کئی اونٹ پکڑے جن کے ذریعے مدینہ کا محاصرہ
کرنے والے کفار مکہ کو رسد پہنچائی جا رہی تھی۔ مسلمان عورتوں اور بچوں پر خندق کے
پیچھے کی طرف سے حملہ کرنے کی کوشش کی اور ان کی پوزیشن جاننے کے لیے ایک
یہودی کو بھیجا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے قتل کر کے اس کا سر

یہودیوں کی طرف پھینک دیا اور یہودیوں کی مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ جب غزوہ کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس آئے تو انہوں نے معاہدہ توڑنے والے یہودیوں کو تورات کے قانون کے مطابق سزائے موت دی اور ان کی عورتوں اور بچوں کو مدینہ سے نکل جانے کو کہا۔ شاید امام کعبہ کو یہودیوں کی اس دغا کا علم بھی نہیں رہا جب یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ایک بھنی ہوئی ران میں زہر بھر کر رکھ دیا۔ جس کا ایک لقمہ کھا کر ایک صحابی کا انتقال ہو گیا اور رسول اللہ کو اللہ نے اس زہریلے لقمے سے بچا لیا۔

مدینہ سے جانے والے یہودیوں نے خیبر جا کر مسلمانوں کے خلاف جو سازشیں کیں شاید انہیں بھی امام کعبہ اور محمد بن سلمان بھول گئے۔ آخر پریشان ہو کر رسول اللہ ﷺ کو ان سے جنگ کرنی پڑی اور یہودیوں کو ہرا کر انہیں سخت سزا دی۔ مصری اسکالر محمد الصغیر نے امام کعبہ کے اس خطبے پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے۔ ”امام کعبہ نے اسرائیل کے ساتھ راہ ہموار کر دی ہے۔ یہ بہت بڑی غداری ہے۔“

آپ یہ بھی دیکھ رہے ہوں گے سعودی عرب متحدہ عرب امارات اور مصر کے جن علماء یا دانشوروں نے اپنی حکومتوں کے اس مخالف اقدامات کی مخالفت کی تو انہیں سخت سزائیں دی گئیں اور آخر کار انہیں تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔ اس طرح وہاں آہستہ آہستہ حق پرست علماء کی تعداد کم ہو رہی ہے اور سرکاری مولوی مزے کر رہے ہیں جن کے بیانات اور خطبات شاہی محلوں سے لکھ کر آتے ہیں اور انہیں عوام کو بہکانے کے لیے انہیں پڑھنا پڑتا ہے۔ اگر ان ملکوں میں حق پرست علماء اور دانشوروں کو اسی طرح ختم کرنے کا رجحان باقی رہا تو ایک دن سچے علماء ختم ہو جائیں گے اور جاہل فتوے دیئے لگیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ

سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم اٹھائے گا بلکہ علماء کو اٹھائے گا حتیٰ کہ جب لوگوں میں کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ بنا لیں گے۔ ان سے دین کے بارے میں سوال کیے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتوا دیں گے اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ صحیح مسلم

حدیث نمبر 6796۔

اسرائیل کا یروشلم پر دعوا

نئے عالمی نظام کے قیام کے لیے یروشلم دنیا کا مرکز ہوگا۔ اور اس پر اسرائیل نے آثار قدیمہ اور تاریخی ثبوتوں کے ساتھ اپنا دعوا پیش کر دیا ہے اسرائیل کے ماہر آرکیولوجسٹ یا کوو بلگ جو Director of the execution Israel ہے۔ اس نے دعوا کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پہلے ہیكل کے باقیات مل چکے ہیں۔ یہ دعوا نومبر 2019ء میں عین اس وقت کیا گیا جب چین کے دوہان سے کرونا وائرس پھیل چکا تھا اور کافی بڑی تعداد میں لوگ اس کا شکار بن چکے تھے۔ یہودی سائنس دان کا دعوا ہے کہ دریافت شدہ شہر 2700 سال پرانا ہے۔ اس کا یہ دعوا پوری دنیا کے لیے ایک پیغام ہے کہ یہ علاقہ یہودیوں کا ہے۔ جسے عنقریب عرب لیگ تسلیم کر لے گی اور چاندی کی تھالی میں بیت المقدس کی چابیاں سجا کر اسرائیل کے حوالے کر دی جائیں گی۔

آپ یہودیوں کے اس دعوے کی ویڈیو یوٹیوب پر City of David Discover alut پر دیکھ سکتے ہیں۔

صہیونی جرمنی کے دشمن

ایک یہودی دانشور پروفیسر مارٹن وان نے 2003ء میں ایک انٹرویو دیا تھا

جس میں اس نے کہا تھا کہ اسرائیل یورپی یونین کے ممالک کی راجدھانیوں کو تباہ کر سکتا ہے۔ جرمنی کی راجدھانی برلن کو تباہ کر کے ہولوکوسٹ کا بدلہ لے سکتا ہے۔

سابق اسرائیلی وزیر دفاع موشی دایان نے کہا تھا کہ اسرائیل کو ایک پاگل کتے کی طرح ہونا چاہیے جسے کوئی چھیڑنے کی جرأت نہ کر سکے۔ یورپ کے کیتھولک عیسائی اسرائیل کو پسند نہیں کرتے۔ ان کا اب بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر یہودیوں نے چڑھایا تھا۔ ان کے نزدیک فلسطین پر ان کا حق ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش بیت الحیم وہیں ہے۔ جس کے حصول کے لیے انہوں نے سات بار مشرق وسطیٰ پر چڑھائی کی تھی۔ عیسائیوں میں ایک طبقہ اب بھی یہودیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ اس لیے گزشتہ چار پانچ سال سے یورپ کے کئی ممالک میں یہودیوں کے خلاف نفرت بڑھی ہے۔ اسرائیل بھی یہی چاہتا ہے کہ یہودیوں کے ساتھ ایسا ہوتا کہ وہ انہیں اسرائیل میں لا کر بسائے اور وہاں جو فلسطینی مسلمان بچے ہیں ان کے خاتمے کا جواز فراہم کرے۔

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے کرپشن میں ملوث ہونے پر اسرائیلی عوام میں اس کے خلاف ناراضگی بڑھی ہے اور احتجاجات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اول تو اس نے عرب ملکوں سے دوستی کے معاہدے کر کے ہیرو بننے کی کوشش کی لیکن جب بھی عوام کا غصہ کم نہیں ہوا تو اس نے دوبارہ پورے اسرائیل میں لاک ڈاؤن کر دیا۔ یہاں تک کہ مسلم علاقوں میں بھی لاک ڈاؤن کر دیا گیا ہے تاکہ وہ غدار عربوں کے خلاف کسی قسم کا احتجاج نہ کر سکیں۔

لیکن خلیج تعاون کاؤنسل کے ممالک اس قدر بے غیرت ہو چکے ہیں کہ وہ اپنی بادشاہت بچانے کے لیے یہودیوں اور کافروں کے سامنے سر بسجود ہونے کو تیار ہیں۔ ان کے عیش پرست علماء اسرائیل کو اچھا ہمسایہ اور دوست قرار دینے لگے ہیں

اور اس کے لیے مذہب کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسلامی تاریخ میں جتنے بھی غدار اور ایمان فروش گذریں ہیں انہوں نے سیدھے سادے عوام کو مذہب کی آدھی ادھوری یا غلط باتیں بیان کر گمراہ کیا ہے۔ لیکن بیت المقدس کا مسئلہ ایسا ہے کہ اسلامی دنیا اب علماء سوء اور جابر حکمرانوں کے بہکاوے میں نہیں آئے گی اور ان کے خلاف مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے۔

ان ظالم حکمرانوں اور ان کے تنخواہ دار مولویوں کو یہ حدیث غور سے پڑھ لینی چاہیے۔
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی ویرانی ہوگی۔
 مدینہ کی ویرانی لڑائیوں اور فتنوں کا دور ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا ظہور ہوگا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس شخص معاذ بن جبل کی ران یا مونڈھے پر مارا جن سے آپ یہ بیان فرما رہے تھے یہ ایسے ہی یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں بیٹھنا یقینی ہے۔“ (سنن ابوداؤد حدیث نمبر 4294)

یہ حدیث اقتدار پرست یہود اور کفار کے دوست عرب تانا شاہوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے۔ اس میں کئی واقعات کا تو اتر ہے۔ بیت المقدس تو آج بھی آباد ہے پھر آپ نے کس آبادی کی بات کی۔ جب یہاں سے مسلمانوں کو بے دخل کر کے یہودیوں کو آباد کر دیا جائے گا۔ یہاں نماز کا سلسلہ بند ہو جائے گا اور یہودی اپنی عبادات کرنے لگیں گے۔ عربوں کی کوتاہ نظری اور خود غرضی کے سبب مدینہ میں آبادی نہیں رہے گی ہر طرف فتنہ و فساد ہوگا۔ عرب حکمراں کفار کو خوش کرنے کے لیے اپنے عوام کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

نئی قیادت

کیونکہ طیب اردگان نے ترکوں میں دربارہ اسلامی روح پھونک دی ہے اور 2023ء میں ترکی لوزون کے معاہدے سے آزاد ہو جائے گا۔ وہ اپنی

معدنیات نکال سکے گا اور آبنائے باسفورس سے گزرنے والے جہازوں سے محصول حاصل کرے گا تو اس کی معیشت عربوں کے مقابلے مضبوط ہو جائے گی۔ مشرق وسطیٰ میں دیکھا جائے تو ترکی کی فوج سب سے زیادہ جنگی مہارت کی حامل ہے اور اس کا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوتا ہے۔ ابن خلدون نے بھی اپنے مقدمہ میں ترکوں کی جرأت اور غیرت ایمانی کی تعریف کی ہے۔

اس وقت دنیا میں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم ہو تو ترک صدر طیب اردگان سب سے پہلے بولتے ہیں۔ انہوں نے برما کے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف احتجاج کیا اور فلسطینی مسلمانوں کے خلاف اسرائیلی جبر و تسلط کی دنیا کے ہر پلیٹ فارم پر مذمت کی۔ نیٹو کا ممبر رہتے ہوئے بھی انہوں نے امریکی جارحیت اور اسرائیلی سفاکیت کی مذمت کی ہے۔ یہود و نصاریٰ انہیں اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔

مزید براں ترکی سعودی تسلط والی امریکہ حامی تنظیم اسلامی کانفرنس کے مقابلہ میں اسلامی ملکوں کا نیا بلاک بنانا چاہتا ہے جس کی اپنی فوج، بینکنگ کا نظام اور میڈیا ہوگا۔ اگر ترکی اس میں کامیاب ہو گیا تو یہ مسلم دنیا کے لیے بہت اچھا ہوگا۔ صلیبی، یہودی اور کفار کسی قیمت پر نہیں چاہیں گے کہ ان کے خلاف نیا اسلامی بلاک بنے اور دنیا بھر میں جہاں بھی مسلمانوں پر ظلم و ستم ہو رہے ہیں ان کی حمایت کرنے والا کوئی ہو۔ لہذا وہ کبھی قبرص کا معاملہ اٹھا کر کبھی پہلی جنگ عظیم کے دوران آرمینیا اور ترک جنگ میں آرمینیائی لوگوں کے قتل عام کا بہانہ بنا کر ترکی کو گھیرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ جبکہ اس جنگ میں آرمینیائی عیسائیوں نے روس کے ساتھ مل کر دو لاکھ مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔ وہ دو لاکھ مقتول مسلمانوں کو صلیبی اور یہودی دنیا کی نظر میں انسان ہی نہیں تھے۔

بہر حال اسرائیل اور اس کے یورپی صلیبی حلیف ایک مرتبہ پھر استنبول پر

قبضہ کر کے ترکی کو کمزور کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس میں ان کا ساتھ عرب اور کرد دیں گے۔ ترکوں کے خلاف کردوں کو تیار کیا جا رہا ہے۔ موجودہ کرد مذہب بیزار، مکار اور دہریے ہیں۔ ان کا لیڈر عراقی کردستان کا صدر نجر وان برزانی اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ عراق پر امریکہ کے قبضے کے بعد عراقی کردستان کو نیم خود مختار علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ وہاں بڑی بڑی آراضی یہودیوں نے خرید لی ہیں۔ وہاں ان کی کمپنیاں اور ادارے کام کر رہے ہیں۔ عیاش کرد اسے یورپ کی طرح بنانا چاہتے ہیں اور اس طرح وہ عظیم اسرائیل کا خواب جس کی سرحدیں دریائے نیل سے دریائے فراط تک ہوں گی کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔

کرد اس وقت عراق، ایران اور ترکی کے لیے بہت بڑا مسئلہ ہیں۔ وہاں انہوں نے امریکہ کے ساتھ سنی مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے اور ان سے اپنے علاقوں کو بالکل خالی کر دیا ہے۔ بشار الاسد ان کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہا ہے۔ ترکی کی فوج نے شام میں آٹھ کلومیٹر تک داخل ہو کر غدار کردوں کو کسی حد تک کنٹرول کر لیا ہے۔ لیکن یہ غدار عراق میں صدام کی حکومت ختم کرانے کے بعد اب ترکی کے خلاف بطور آلہ کار استعمال ہو رہے ہیں۔ ان کی اکثریت مارکسٹ ہے لیکن یہ سنی مسلمانوں کے قتل عام کے لیے دنیا کی کسی بھی طاقت یا آئیڈیالوجی سے سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح گمان یہ ہے کہ ترکی کو کئی محاذوں پر جنگ کرنی پڑے گی اور اسے عارضی طور پر شکست ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد مسلم عوام اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ عظیم جنگ مشرق وسطیٰ میں لڑی جائے گی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المہلحۃ العظمیٰ اور عبرانی میں ہر مجدون کہا گیا ہے۔ لبنان، اسرائیل اور شام کے درمیان Megido ایک اونچے علاقے کا نام ہے۔ یہاں زبردست جنگ لڑی جائے گی جو عربوں کی موت کا سبب بنے گی۔

ترمدی کی ایک حدیث ہے کہ قیامت کے قریب ہونے کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ عرب ہلاک ہوں گے۔

جزیرہ عرب میں بغاوت

عرب حکمرانوں کے غیر اسلامی افعال کفار اور یہود کو خوش کرنے کے لیے ان کے بت خانوں کا قیام ان کے ساتھ مسلمانوں پر مظالم میں تعاون ایسی بد بختانہ باتیں ہیں جن کے سبب عرب کے عوام اور حق پرست علماء ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ عربوں کی حالت بھی عنقریب ایسی ہونے والی ہے کہ وہاں اقتدار کے حصول کے لیے خون کے رشتوں کی پرواہ بھی نہیں کی جائے گی۔ اور عرب حکمراں اپنے سگوں کا خون بہائیں گے۔ اس وقت دنیا کا سب سے زیادہ اور اقتدار کا بھوکا شخص محمد بن سلمان ہے۔ جس نے اقتدار کے لیے اپنے کئی کزن کو مروا دیا ہے۔ کئی جیل خانوں میں بند ہیں۔ کافی تعداد میں سیاسی مخالفین، علماء اور دانشوروں کو ملک سے غداری کے الزام میں سزائے موت دلوا چکا ہے۔

اسعدی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین اور عمان اپنے سیاسی مخالفین، صحافیوں اور علماء کی جاسوسی یہودی کمپنیوں سے کر رہے ہیں۔ اسرائیلی ان کے مخالفین کی معلومات انہیں دے رہے ہیں تاکہ انہیں راستے سے ہٹانے کا جواز پیدا ہو۔ سعودی خاندان کے خلاف خبریں بنانے والے صحافی جمال خاشقگی کا 2 اکتوبر 2018ء میں سعودی ایٹیلی جینس کے ہاتھوں قتل اس کی زندہ مثال ہے۔ جمال خاشقگی کی تمام معلومات اسرائیلی ایجنسیوں نے سعودی عرب کو پہنچائی تھی۔

اسرائیل کے پاس ان تمام عرب حکمرانوں کی تفصیل موجود ہیں جنہوں نے ان کے ذریعے اپنے مخالفین کی جاسوسی کرائی ہے۔ اس لیے اسرائیل جب چاہے ان

کو ان کے عوام کے سامنے ننگا کر سکتا ہے۔

مذکورہ حالات کے پیش نظر جزیرہ عرب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے سچ ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت جب تک نہیں آئے گی جب تک حجاز سے ایک آگ نہ اٹھے گی اور بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں اس سے روشن ہو جائیں گی۔“

صحیح مسلم حدیث 6935

سعودی عرب سے بصرہ تقریباً 958 کلومیٹر دور ہے۔ لہذا اس حدیث کی روشنی میں اس جنگ کی شدت اور تباہی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح صہیونی وہاں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا خون بہائیں گے اور اس کی لپٹیں بصرہ تک پہنچیں گی۔

ایک اور حدیث سنئے۔

عبداللہ بن مسعودؓ کے مطابق صیلیبیوں اور مسلمانوں کے درمیان بڑی جنگ کا میدان سیریا ہوگا۔ صحیح مسلم کتاب 41 حدیث 6927۔ یعنی اگلے دو سال کورونا وبا اور دیگر تباہیوں کی آڑ میں عالمی نظام کی تیاری زور شور سے جاری ہے جس میں تمام اسلام دشمن طاقتیں متحد ہو چکی ہیں۔ ان کا ساتھ دینے والے مسلمان اور نام نہاد اسلامی ملکوں کے سربراہ بھی انہیں کفار میں شامل ہیں ان کا حشر بھی وہی ہوگا جو ان کفار کا ہوگا۔

ایک حدیث ہے کہ جو شخص کسی فاسق یا فاجر انسان کے ساتھ چلے تو گویا اس نے اسے تقویت پہنچانے کے لیے اسلام کی عمارت کی جڑیں کھودنے میں مدد کی۔ حضرت ثوبانؓ سے حدیث مروی ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ”اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے لیے سمیٹ دیا اور میں اس کے مشرق اور مغرب کے کنارے سے دیکھ سکتا تھا۔ میری امت دونوں کناروں تک پھیل جائے گی۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرنا، نہ ہی کسی ایسے دشمن کے ذریعے جو اس کی جڑوں اور شاخوں کو کاٹ ڈالے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ”جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے بدلتا نہیں۔ میں تمہاری یہ دعا قبول کرتا ہوں کہ تمہاری امت نہ تو قحط سے ہلاک ہوگی نہ اسے دشمن کے ہاتھوں جو ان میں سے نہ ہوگا۔ خواہ دنیا کے تمام لوگ امت کی ہلاکت کے لیے متحد ہو جائیں۔ لیکن امت آپس میں لڑ کر ہلاک ہوگی کہ کچھ لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے۔“

صحیح مسلم کتاب 41 حدیث 6904

یہ کتنا بڑا گناہ ہے کہ صرف دنیا کی چند سالہ زندگی کے لیے دین اسلام کو کمزور کرنا اور اس کی بیخ کنی کرنا۔

ترکوں کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ترکی کے علاقے روم کہلاتے تھے۔ ایشیا مائنر میں بہت سارے قبائل رہتے تھے جو زیادہ تر بت پرست تھے لیکن یہ لوگ بہت جفاکش، جرات مند اور مہم جو تھے۔ یہ جنگ کرنے میں بھی ماہر تھے اور کم تعداد ہونے کے باوجود بڑے بڑے لشکروں سے ٹکرا جاتے تھے۔

جب ان قبیلوں نے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو ان میں بڑی تیزی سے اسلام پھیلا اور ان کی اکثریت دین اسلام میں داخل ہو گئی۔ ترک قوم صلیبی عیسائیوں

کے خلاف اسلام کے دفاع کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔ انہوں نے اسلام کے دفاع کے لیے بڑی بڑی جنگیں لڑیں اور زیادہ تر صلیبی جنگوں میں انہوں نے اپنا خون بہایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسطنطنیہ کی فتح کی جو خوش خبری دی تھی اور اس لشکر کے لیے خاص دعا فرمائی تھی۔ وہ خوش بختی بھی ترکوں کے حصے میں آئی جب سلطان محمد فاتح نے صرف 23 سال کی عمر میں قسطنطنیہ فتح کیا۔ ترکوں میں ساڑھے پانچ سو سال تک خلافت رہی اور انہوں نے یورپ کی صلیبی طاقتوں کو ناکوں چنے چبوا دیے۔ ان کی دینی غیرت اور اچھائی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔

مستور ذالقریش سے ایک حدیث مروی ہے کہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آخری ایام میں رومیوں (ترک قوم) کی تعداد بڑھ جائے گی یہ سن کر عمروؓ نے کہا، ”کیا کہہ رہے ہو؟“ میں وہی کہہ رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ یہ سن کر عمروؓ نے کہا، ”تم صحیح کہتے ہو کیونکہ رومیوں میں چار خوبیاں ہیں۔ جب ان پر کوئی آزمائش آتی ہے تو وہ اپنے حواس بحال کرتے ہوئے فوراً سنبھل جاتے ہیں اور فرار کے بعد پلٹ کر حملہ کرتے ہیں۔ ان میں یہ خوبی ہے کہ وہ محروموں یتیموں اور کمزوروں کے ساتھ نیکی کا سلوک کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ بادشاہوں کے مظالم کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔“ (صحیح مسلم کتاب 41 حدیث نمبر 6925)

موجودہ ترکی کے علاوہ یورپ اور سنٹرل ایشیا کے چھ ملکوں میں ترک نسل کے مسلمان آباد ہیں۔ ان میں داغستان اور چیچنیا کے مٹھی بھر مسلمان روس جیسی عالمی طاقت کو گھسنے ٹکسنے پر مجبور کر چکے ہیں۔ آذربائیجان مسلم دشمن آرمینیا کو دھول چٹا رہا ہے۔ روس سے آزادی کے بعد سنٹرل ایشیا کے مسلم ممالک میں بڑی تیزی سے دینی

بیداری آئی ہے۔ ستر سال کے روسی جبر و تشدد کے باوجود اسلام وہاں زندہ ہے۔ ان ملکوں نے 1990ء سے اپنی آزادی کی لڑائی شروع کی اور روس کو مجبور کر دیا کہ وہ ان کو آزاد کرے۔ آنے والا دور قدرتی گیس کا ہے اور ان ممالک میں قدرتی گیس کے بھرپور ذخائر ہیں۔ یہ ممالک ظالموں سے مقابلہ کرنے میں بھی ماہر ہیں۔ گوریلا جنگ کے ذریعے انہوں نے روس سے آزادی حاصل کی۔ یورپ میں البانیہ، بوسنیا، ہرزے گووینا اور کوسوو میں ترک نسل کے باشندے آباد ہیں۔ یہ علاقے کسی زمانے میں سلطنت عثمانیہ کا حصہ تھے۔ اگر یہ ممالک ترکی کے جھنڈے تلے متحد ہو جاتے ہیں تو یہ علاقہ قدرتی وسائل سے مالا مال ایک طاقتور بلاک بن سکتا ہے۔

ترک قوم ٹکنالوجی میں ماہر ہے۔ یہ قوم حربی صلاحیت بھی رکھتی ہے اور اپنی عزت کے لیے جان بھی دے سکتی ہے اس لیے بہت ممکن ہے کہ آئندہ عالم اسلام کی زمان قیادت ترکی کے ہاتھ میں آئے۔ اس وقت دنیا بھر میں کورونا کی آڑ میں جس طرح عوام کے جمہوری اور انسانی حقوق سلب کرنے کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور پوری دنیا میں ایک بے چینی و اضطراب پھیل رہا ہے۔ جس طرح شیطانی قوتوں اور طاغوت کا نشانہ امت مسلمہ ہے تو بہت ممکن ہے کہ مصائب کی بھٹی میں تپنے کے بعد یہ کمزور اور نیم مردہ امت کندن بن کر ابھرے اور دنیا کو طاغوت سے نجات دلائے۔ 2023ء سے دنیا میں کئی اہم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ کورونا کے بارے میں ماہرین کا دعو ہے کہ ابھی یہ دو سال تک جاری رہے گا اس کی لہریں ڈوب ڈوب کر ابھریں گی اور ہر بار کئی تبدیلیوں اور انقلابات کا سبب بنیں گی۔

امت مسلمہ خاص طور پر ترکی، سنٹرل ایشیا، افغانستان، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا، ملیشیا اور انڈونیشیا کے مسلمان نئے منظر نامے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

اس بارے میں ایک بہت اہم حدیث ہے:
 ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جب بڑی بڑی جنگیں ہونے لگیں گی تو
 اللہ تعالیٰ موالی (جن کو عربوں نے آزاد کیا ہے) میں سے ایک لشکر اٹھے گا
 جو عربوں سے زیادہ اچھے سوار ہوں گے اور ان سے بہتر ہتھیار رکھتے
 ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی مدد فرمائے گا۔“

(سنن ابن ماجہ حدیث 4090)

اس کے علاوہ عبداللہ ابن حارثؓ سے روایت ہے:

”لشکر نکلیں گے لوگ آئیں گے مشرق سے اور وہ حضرت مہدی کی
 حکومت قائم کریں گے۔“ (سنن ابن ماجہ)

سنن ابن ماجہ کی ایک اور روایت ہے کہ:

”جب ملائم شروع ہوگا تو اٹھائے گا اللہ تعالیٰ ایک لشکر موالی میں سے
 (خراسان جو افغانستان کا ایک صوبہ ہے) نکالے گا۔“

بہر حال کورونا کی وبا کے دوران عربوں نے جس طرح جھک کر یہودیوں کا

دامن تھاما ہے شاید اسی پر علامہ اقبال نے کبھی کہا تھا۔

قوم فروختن و بچے ارزاں فروختن

ترجمہ: (قوم بیچ دی اور اتنی سستی بیچ دی)۔

.....***.....

مصنف کی دیگر کتب

44/روپے	دجال آنے والا ہے	1
45/روپے	دجال آنے والا ہے (ہندی)	2
25/روپے	اسلام یہ سکھاتا ہے (ہندی)	3
40/روپے	محمود غزنوی اور اورنگ زیب تاریخ کے آئینے میں	4
25/روپے	کہاں ہو مسلمانو! (روہنگیا مسلمانوں کی پکار)	5
44/روپے	یا جوج و ما جوج کہاں ہیں؟	6
72/روپے	کب اور کہاں؟	7
100/روپے	دنیا خطرے میں	8
140/روپے	الیکٹرونک میڈیا کی صحیح تکنیک	9
100/روپے	جدید اردو صحافت	10
72/روپے	مسلمانوں کے علمی و فلاحی کام	11
32/روپے	ہمارے مسلم سائنس داں	12
100/روپے	ہمارے مسلم سپہ سالار	13
30/روپے	گستاخ رسول فرانس کے سامراجی عزائم	14

.....★★★.....

مصنف کی دیگر مطبوعات

44/-

دجال آنے والا ہے

30/-

فاتح فلسطین صلاح الدین ایوبی

25/-

آپ پوچھیں ہم بتائیں

20/-

میری دلچسپ کہانیاں

70/-

کائنات گول ہے

80/-

جدید اردو صحافت

60/-

ایوارڈ برائے فروخت (طنز و مزاح)

46/-

بچوں کے لیے اسلامی معلومات

32/-

بچوں کے لیے اسلامی تاریخ

40/-

کیوں اور کیسے؟

22/-

ڈائنا سور کی خوفناک دنیا

70/-

کب اور کہاں (دلچسپ تاریخی حقائق)

70/-

مسلمانوں کے تعلیمی کارنامے

30/-

ہمارے مسلم سائنسداں



Honey Books ہنی بکس

2793, Pahari Bhojla, Turkman Gate, Delhi-6